شاہد رضا

سچا دین

[جناب جاوید احمد غامدی کی تحریروں، آڈیوز اور
ویڈیوز سے اخذ واستفادہ پر مبنی مختصر سوال وجواب]

سوال: کیا صرف اسلام ہی سچا دین ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ایک ہی دین بھیجا تھا، اس لیے اس کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب ہے ہی نہیں۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پیغمبر ایک ہی دین لے کر آئے ہیں۔ اس دین کا نام اللہ نے کسی شخص، علاقے یا مدرسے کے نام پر نہیں رکھا، بلکہ اس کا نام 'اسلام' رکھا ہے۔ چنانچہ سورۂ آل عمران میں اعلان کیا ہے کہ:

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ.(۳:۱۹) ”بے شک، اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔“

جب سے دنیا وجود میں آئی ہے، اللہ کا ایک ہی دین رہا ہے اور اس کا نام 'اسلام' ہے۔ 'اسلام' کا مطلب ہے: اپنے آپ کو سرنڈر (surrender) کر دینا، حوالے کر دینا، سپرد کر دینا اور خدا کے سامنے اپنے آپ کو پیش کر دینا۔ یہ لفظ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت بولا تھا، جب انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم حکم کی پیروی میں ایک غیر معمولی اقدام کیا تو جواب میں کہا:

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ ”(وہی ابراہیم کہ) جب اُس کے پروردگار نے

الْعٰلَمِيْنَ. (البقرہ ۲: ۱۳۱)

اُسے حکم دیا کہ اپنے آپ کو حوالے کر دو، اُس نے فوراً کہا: میں نے اپنے آپ کو پروردگار عالم کے حوالے کر دیا۔“

یعنی میں نے اپنے آپ کو جہانوں کے پروردگار کے سپرد کر دیا ہے۔ ’اسلام‘ اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام ہے۔ جب سے دنیا بنی ہے، اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت بھی دی ہے، اس کے لیے ’اسلام‘ ہی کا لفظ اختیار کیا ہے اور اس کے ماننے والوں کو ’مسلمان‘ کہا ہے۔

چنانچہ قریش مکہ کو بھی توجہ دلائی گئی کہ تم نے یہ کس قسم کے نام رکھ لیے ہیں اور کن فرقوں میں بٹ گئے ہو، تمھارے باپ ابراہیم نے تو تمھارا نام ’مسلمان‘ رکھا تھا:

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ. (الحج ۲۲: ۷۸)

”اُسی نے تمھارا نام مسلم رکھا تھا۔“

لٰہذا ہماری مذہبی شناخت مسلمان ہے۔ یہود اور مسیحی بھی اسلام ہی کا ایک فرقہ ہیں۔ تمام الہامی کتابیں —— تورات، انجیل اور زبور —— اسلام ہی کی کتابیں ہیں۔ انبیا علیہم السلام کے صحائف اسلام ہی کے صحائف ہیں۔ قرآن مجید نے سورۂ شوریٰ میں وضاحت کی ہے کہ:

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ. (۴۲: ۱۳)

”اُس نے تمھارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے جس کی ہدایت اُس نے نوح کو فرمائی اور جس کی وحی، (اے پیغمبر)، ہم نے تمھاری طرف کی ہے اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا کہ (اپنی زندگی میں) اِس دین کو قائم رکھو اور اِس میں تفرقہ پیدا نہ کرو۔“

اللہ تعالیٰ کا دین ایک ہی دین ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا مذہب اور دین دنیا میں ہے ہی نہیں۔ یہ سب ہمارے مسلمان بھائی ہیں، جو اپنے نام بھی نئے رکھ بیٹھے ہیں اور اپنے دین کو بھی فراموش کر بیٹھے ہیں۔ ان کو یاد دلائیے کہ ان کا دین اسلام ہے، اس لیے کہ دنیا کے اندر کوئی دو دین نہیں ہیں۔ انسانوں نے جو چیزیں پیدا کی ہیں، وہ فلسفہ، تصوف اور مذہب میں لوگوں کی ایجاد کی ہوئی طرح طرح کی بدعتیں ہیں۔ اللہ نے کبھی دو دین

بھیجے ہی نہیں ہیں، بلکہ ایک ہی دین بھیجا ہے۔[1]

حج و عمرہ کا مقصد

حج و عمرہ کا مقصد وہی ہے جو اِن کی حقیقت ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اعتراف، اُس کی توحید کا اقرار اور اِس بات کی یاددہانی کہ اسلام قبول کر کے ہم اپنے آپ کو پروردگار کی نذر کر چکے ہیں۔ یہی وہ چیزیں ہیں جن کی معرفت اور دل و دماغ میں جن کے رسوخ کو قرآن نے مقامات حج کے منافع سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ سورۂ حج کی جو آیت ابتدا میں نقل ہوئی ہے، اُس میں حج کے مناسک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے: 'لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ' (تاکہ وہ اپنے لیے منفعت کی جگہوں پر حاضر ہوں)۔ یہ مقصد ذکر کے اُن الفاظ سے نہایت خوبی کے ساتھ واضح ہوتا ہے جو اِس عبادت کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ اِسی مقصد کو نمایاں رکھنے اور ذہنوں میں پوری طرح راسخ کر دینے کے لیے منتخب کیے گئے ہیں۔ چنانچہ احرام باندھ لینے کے بعد یہ الفاظ ہر شخص کی زبان پر مسلسل جاری رہتے ہیں:

لَبَّيْكَ، اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ؛ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، لَبَّيْكَ؛ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ؛ لَا شَرِيْكَ لَكَ.

”میں حاضر ہوں، اے اللہ، حاضر ہوں؛ حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں؛ میں حاضر ہوں، حمد تیرے لیے ہے، سب نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہی بھی تیرے ہی لیے ہے؛ تیرا کوئی شریک نہیں۔“

(جاوید احمد غامدی، میزان ۳۸۴)

۱- https://ghamidi.com/videos/can-we-claim-that-islam-is-the-only-true-religion-3863